تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، جو در گذر کرنے والا بخشنے والا ہے، غلبہ، جبروت اور زبردست طاقت والا ہے، تقدیر کے انواع واقسام کو بدلنے والا ہے، تاکہ اچھے لوگ برے لوگوں سے الگ ہوجائیں، اس نے بندوں کو فراواں نعمتوں اور مسلسل خیر سے نوازا ہے، جن کے درمیان کچھ حکمتوں اور بڑی مصلحتوں کے سبب کچھ مصائب آتے ہیں۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں, جو اکیلا ہے, رازوں سے باخبر ہے اور رات ودن معاملات کی تدبیر کرنے والاہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندہ اور چنیدہ رسول ہیں، رب العالمین نے آپ کو اس فرمان سے موصوف کیا ہے: "تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں ایمان والوں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں"۔ (التوبہ:١٢٨)

اللہ درود نازل فرمائے آپ پر، آپ کے اہل خانہ، صحابہ اور چنیدہ فرماں برداروں پر، جنہوں بھلائی کرنے اور حق کی نشر واشاعت میں شاندار مثالیں قائم کیں اور وہ افضل ترین نیکو کاروں میں سے تھے۔

اما بعد:

مسلمانو! میں آپ کو اللہ کا تقوی اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں، جس کی وصیت اللہ نے اگلوں اور پچھلوں کو کی ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ کا فرمان ہے: "اور واقعی ہم نے ان لوگوں کو جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے تھے اور تم کو بھی یہی حکم کیا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر تم کفر کرو تو یاد رکھو کہ اللہ کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ بہت بے نیاز اور تعریف کیا گیا ہے"۔ (النساء: ١٣١)

اللہ کے تقوی سے بھلائیاں نازل ہوتی ہیں، ناپسندیدہ مصائب دور ہوتے ہیں، اللہ تعالی نے فرمایا: "اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اللہ اس کے (ہر) کام میں آسانی کر دے گا"۔ (الطلاق:۴)

اور اللہ کا تقوی طاعت کے کاموں پر گامزن ہونے اور گناہوں اور برائیوں سے رکنے میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

تقوی کی عظیم ترین خصلت وخصوصیت اللہ کی توحید اور عبادت میں اسے ایک جاننا ہے، بایں طور کہ نماز صرف اللہ کے لیے پڑھی جائے اور پکارا صرف اسی کو جائے اور کوئی بندہ اس کے کسی اور کی بندگی نہ کرے، نہ ذبح کے ذریعہ، نہ نذر کے ذریعہ اور نہ کسی اور چیز کے ذریعہ، اللہ تعالی کا فرمان: "اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے کے لوگوں کو پیدا کیا، یہی تمہارا بچاؤ ہے"- (البقرہ: ۲۱)

اللہ نے فرمایا: "اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو"- (النساء:۳۶)

نیز اللہ نے فرمایا: "یہ ہے اللہ تعالیٰ تمہارا رب! اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، تو تم اس کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے"- (الانعام:۱۰۲)

اسی طرح اللہ نے فرمایا: "آپ کہہ دیجئے اے جاہلو! کیا تم مجھ سے اللہ کے سوا اوروں کی عبادت کو کہتے ہو*یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو زیاں کاروں میں سے ہوجائے گا* بلکہ تو اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا"- (الزمر:۶۶-۶۴)

یہی توحید کی گواہی لا إلہ إلا اللہ کا تقاضا ہے اور اس کے ساتھ اس بات کی گواہی دینا کہ محمد اللہ کے رسول ہیں جیساکہ اللہ تعالی نے فرمایا: "(لوگو) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمدنہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کا خاتمہ ہیں، اور اللہ تعالی ہر چیز کا (بخوبی) جاننے والا ہے"-(الاحزاب:۴۰)

بایں طور کہ آپ کا حکم بجالایا جائے، آپ کی خبر کی تصدیق کی جائے اور اللہ کی عبادت اسی طریقہ سے کی جائے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا ہے- اللہ نے آپ کے لیے دین کو مکمل کردیا ہے، چنانچہ وہ محتاج نہیں ہے کہ اس میں کسی بھی بدعت کا اضافہ کیا جائے، اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس مقام پہ عرفہ کے دن نازل فرمایا ہے: "آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کردیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر

رضامند ہوگیا۔ (المائدہ:۳)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرما دیا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اللہ کےرسول ہیں، رات ودن میں پنج وقت نمازیں قائم کرنا، حقداروں کے لیے مال کا تھوڑا سا حصہ نکال کر زکاۃ دینا، رمضان کا روزہ رکھنا، اس شخص کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا جو وہاں تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے۔

اسی طرح آپ نے ایمان کے ارکان بتلاتے ہوئے فرمایا: "ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں اور یوم آخرت پر ایمان لاؤ اور بھلی بری تقدیر پر ایمان لاؤ"۔

اللہ تعالی نے فرمایا: "جس طرح ہم نے تم میں تمہی میں سے رسول بھیجا جو ہماری آیتیں تمہارے سامنے تلاوت کرتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب وحکمت اور وہ چیزیں سکھاتا ہے جن سے تم بےعلم تھے*اس لئے تم میرا ذکر کرو، میں بھی تمہیں یاد کروں گا، میری شکر گزاری کرو اور ناشکری سے بچو*اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، اللہ تعالی صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے "۔

تقوی والوں کی صفات میں سے تکلیف دہ تقدیروں پر صبر کرنا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: " جو تنگدستی، دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے ہیں، یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں"۔

لوگو! دنیوی زندگی یقینا مصائب سے محفوظ نہیں رہتی ہے، اسی لیے اللہ نے آپ کو صبر کا حکم دیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: "اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیئے* جنہیں، جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں*ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں"۔

اسی طرح اللہ تعالی نے فرمایا: "اور صبر کرنے والوں کو ہم بھلے اعمال کا بہترین بدلہ ضرور عطا فرمائیں گے"۔

بندہ کیسے صبر نہ کرے جبکہ وہ قضا وقدر پر ایمان رکھنے والا ہے، اسے یقین ہوتا ہے کہ اسے جو کچھ پہنچا ہے، وہ نہ پہنچنے والا نہیں تھا اور اگر دنیا کے تمام لوگ اکٹھا ہوجائیں تو اس سے اللہ کی تقدیر دفع نہیں کر سکتے، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: "نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے نہ (خاص) تمہاری جانوں میں، مگر اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے، یہ (کام) اللہ تعالیٰ پر (بالکل) آسان ہے".

یہ مصائب بندہ کو آمادہ کرتے ہیں کہ وہ ان فراواں نعمتوں اور وافر بھلائیوں کو یاد کرے، جنہیں اللہ نے انسان کو عطا کیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: "اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو تم اسے نہیں کر سکتے۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے".

اسی طرح اللہ نے فرمایا: "کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کی ہر چیز کو ہمارے کام میں لگا رکھا ہے اور تمہیں اپنی ظاہری وباطنی نعمتیں بھرپور دے رکھی ہیں".

یہ مصائب بندہ کو اپنے رب کی قدر ت کی پہچان کراتے ہیں، پھر وہ اللہ کی طرف عاجزی وانکساری، توبہ چاہت اور امید کے ساتھ لوٹ آتا ہے، اللہ تعالی نے فرمایا: اور ہم ان کو خوش حالیوں اور بدحالیوں سے آزماتے رہے کہ شاید باز آجائیں".

اللہ تعالی نے اور فرمایا: بالیقین ہم انہیں قریب کے چھوٹے سے بعض عذاب اس بڑے عذاب کے سوا چکھائیں گے تاکہ وہ لوٹ آئیں".

نیز اللہ تعالی نے فرمایا: اور ہم نے اور امتوں کی طرف بھی جو کہ آپ سے پہلے گزر چکی ہیں پیغمبر بھیجے تھے، سو ہم نے ان کو تنگدستی اور بیماری سے پکڑا تاکہ وہ اظہار عجز کرسکیں".

اسی طرح اللہ تعالی نے فرمایا: "اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ بےنیاز خوبیوں والا ہے".

یہ مصائب لوگوں کو آخرت کی یاد دلاتے ہیں اور ان سے اس جنت کے لیے تیاری کرواتے ہیں جس میں نہ کوئی مصیبت ہے اور نہ کوئی غم، جیسا کہ اللہ

تعالی نے فرمایا: "کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ کر رکھی ہے، جو کچھ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے".
اللہ تعالی نے اور فرمایا: "نفس جس چیز کی خواہش کرے اور آنکھیں جو لذت پائیں، سب وہاں ہوگا اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے".
ان مصائب کے ذریعہ بندوں کو آزمایا جاتا ہے اور صبر والوں اور بےصبروں کے درمیان تمیز ہوجاتی ہے، اللہ تعالی نے فرمایا: "ہم بطریق امتحان تم میں سے ہر ایک کو برائی بھلائی میں مبتلا کرتے ہیں اور تم سب ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے".
مشکلات جتنی بڑی ہوں، ہمیشہ رہنے والی نہیں۔ اللہ کی رحمت زیادہ وسیع ہے اور اس کی کشادگی زیادہ قریب ہے۔ اللہ تعالی نے کشادگی اور آسانی کا وعدہ کیا ہے، اللہ تعالی نے فرمایا: "پس یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے*بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے".
اللہ تعالی نے اور فرمایا: "کسی شخص کو اللہ اتنا ہی مکلف بناتا ہے جتنی طاقت اسے دے رکھی ہے، اللہ تنگی کے بعد آسانی وفراغت بھی کر دے گا".
نیز اللہ تعالی نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے".
یہ مصائب اللہ تعالی کی طاعت کے دروازے کھولتے ہیں، بایں طور کہ ان کے واقع ہونے سے پہلے انہیں روکنے اور ان کے واقع ہونے کے بعد انہیں زائل کرنے کے لیے اسباب اختیار کرنے میں اجر کی امید کی جاتی ہے۔ اسلامی مبارک شریعت میں اس مقصد کے لیے کچھ کارروائیاں آئی ہوئی ہیں، مثلا مصائب اور مالی واقتصادی مسائل سے نمٹنے کے لیے ایسی ربانی ہدایات آئی ہیں جن سے لوگوں کو خوشحالی حاصل ہوگی، ان میں سے یہ ہے کہ اسلامی شریعت نے کمانے، بنانے اور کام کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور تجارت پر ابھارا ہے، خرید وفروخت میں حلت وجواز کو اصل قرار دیا ہے، معاملات میں سود، فریب اور دھوکا دھڑی کو حرام کیا ہے، اس نے عام اور خاص مال کے احترام کا حکم دیا ہے، اس نے عہد وپیمان پورا کرنے اور اس کے شرائط کی پابندی کا حکم دیا ہے، اسی طرح اس نے تعاون اور تجارتی لین دین کا حکم دیا ہے، اس نے قرض ادا کرنے اور حقوق کی دستاویز کاری کا حکم دیا ہے،

اسراف سے ڈرایا ہے اور فقرا ومساکین کو زکاۃ دینا فرض کیا ہے اور مشکل اور بلا کے وقت صدقات کی ترغیب دلائی ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا: " اے ایمان والو! عہد و پیماں پورے کرو"۔

اللہ تعالی نے اور فرمایا: "اور جو خرچ کرتے وقت بھی نہ تو اسراف کرتے ہیں نہ بخیلی، بلکہ ان دونوں کے درمیان معتدل طریقے پر خرچ کرتے ہیں"۔

نیز اللہ تعالی نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام"۔

اللہ تعالی نے اور فرمایا: "اے ایمان والو! اپنے آپس کے مال ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ، مگر یہ کہ تمہاری آپس کی رضا مندی سے ہو خرید وفروخت"۔

اللہ تعالی نے فرمایا: "خرید و فروخت کے وقت بھی گواہ مقرر کر لیا کرو"۔

اور اللہ تعالی نے جنت کے بارے میں فرمایا: "وہ پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے*جو لوگ آسانی میں سختی کے موقع پر بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں"۔

شریعت نے سماج کو سماجی اور نفسیاتی پریشانیوں سے بچانے کے لیے والدین سے حسن سلوک، صلہ رحمی اور اولادوں کی اچھی تربیت کا حکم دیا ہے، اس نے ہم بستگی، باہمی الفت اور سماجی یکجہتی کی ترغیب دلائی ہے، اس نے میاں بیوی میں سے ہر ایک کو دوسرے پر حقوق دیے ہیں اور انسان کے حقوق محفوظ کیے ہیں، خواہ وہ انسان مرد ہو یا عورت یا بچہ، خواہ بڑا یا چھوٹا، تند درست یا اپاہج۔ بلکہ اس نے دوسروں کی نفسیات کا خیال رکھنے اور آزمائش اور مصائب کے وقت ان کے ساتھ کھڑے رہنے کا حکم یا ہے، اسی طرح اس نے خوش اخلاقی اور خوش گفتاری کا حکم دیا ہے اور لوگوں کے درمیان محبت، اتحاد اور تعاون پھیلانے کی ترغیب دلائی ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا: اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا یہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا*اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا

ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے".
اللہ تعالی نے اور فرمایا: "اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بہت ہی اچھی بات منھ سے نکالا کریں".
نیز اللہ تعالی نے فرمایا: "ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بودوباش رکھو، گو تم انہیں ناپسند کرو لیکن بہت ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو، اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت ہی بھلائی کر دے".
اسی طرح اللہ تعالی نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بےحیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو".
اور اللہ تعالی نے فرمایا: "اور رشتے داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اور اسراف اور بیجا خرچ سے بچو".
اسامہ بن شریک نے کہا: " میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں دیکھا کہ آپ خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے: "تم اپنے ماں باپ کو دو، اپنی بہن اور بھائی کو دو، پھر تم سے جو قریب تر ہے اسے دو".
سیاست اور سلامتی سے متعلق موضوعات کے بارے میں شریعت ایسی کارروائیاں لے کر آئی ہے، جوشہروں اور بندوں کی سلامتی اور استحکام کا سبب ہیں ، جو انہیں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے اور کاموں کو انجام دینے پر قادر کرتی ہیں، شریعت حقوق کی حفاظت اور خون اور مال کے تحفظ کی تعلیم لے کرآئی ہے، اس نے دوسروں پر ظلم کرنے اور انہیں تکلیف دینے کو حرام کیا ہے، اس نے نزاعات بھڑکانے سے روکا ہے ، دہشت گردی کو غذا فراہم سے روکا ہے۔ زمین میں فساد مچانے سے منع کیا ہے، فتنوں کے اسباب سے دور رہنے کا حکم دیا ہے، گھات میں لگے دشمنوں کی بات نہ سننے کی تاکید کی ہے، اس نے قوانین کی پابندی اور غیر معصیت میں حکمرانوں کی اطاعت کا حکم دیاہے، اس نے عدل کا، مفادات کے حصول اور برائیوں کو روکنے کا حکم دیا ہے، اس نے صلح اور اصلاح کا حکم دیا ہے، اللہ تعالی نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو".

اللہ تعالی نے فرمایا: "جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ مخلوط نہیں کرتے، ایسوں ہی کے لئے امن ہے اور وہی راہ راست پر چل رہے ہیں".

نیز اللہ تعالی نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انہیں پہنچاؤ! اور جب لوگوں کا فیصلہ کرو تو عدل وانصاف سے فیصلہ کرو! یقیناً وہ بہتر چیز ہے جس کی نصیحت تمہیں اللہ تعالیٰ کر رہا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ سنتا ہے، دیکھتا ہے*اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور تم میں سے اختیار والوں کی۔ پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ، اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔ یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے".

اللہ تعالی نے اور فرمایا: "اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دیا کرو۔

اسی طرح اللہ نے فرمایا: "(یاد رکھو) سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے".

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے خطبہ میں فرمایا: "تم جان لو کہ تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری آبرو تم پر ویسے ہی حرام ہے، جیسے آج کا یہ دن تمہارے اس مہینہ اور تمہارے اس شہر میں حرام ہے، تم میرے بعد دوبارہ کافر نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو".

پھر آپ نے انہیں سمع وطاعت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: "اے لوگو! بیشک اللہ نے ہر حقدار کو اس کا حق دیا ہے"، پھر فرمایا: "تم اپنے رب کی عبادت کرو، اپنی پانچ نمازیں پڑھو، اپنے مہینے کے روزے رکھو، جب تمہیں حکم دیا دیا جائے تو فرماں برداری کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہوگے".

جہاں تک صحت کا پہلو ہے، تو شریعت کچھ ایسی تعلیمات لے کر آئی ہے، جو صحت کی حفاظت اور جسموں کی سلامتی کا سبب ہیں، ان میں سے یہ ہےکہ اس نے پاکیزگی اور صفائی ستھرائی کا حکم دیا ہے، اس نے ماحول پاک صاف

رکھنے کا حکم دیا ہے اور خوشگوار کھانا کھانے کا حکم کیا ہے اور نقصان دہ کھانے سے منع کیا ہے۔

بیماریوں اور وباؤں کے پھیلاؤ سے سماجوں کو بچانے کے اس نے کئی طریقے مقرر کیے ہیں، اللہ تعالی نے فرمایا: "اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منھ کو، اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھو لو، اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو"۔

اللہ تعالی نے اور فرمایا: "اپنے کپڑوں کو پاک رکھا کر"۔

اللہ تعالی نے فرمایا: "اور جب میں بیمار پڑ جاؤں تو وہ مجھے شفا عطا فرماتا ہے"۔

اور اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا: "اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں "۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کےبندو! تم علاج کراؤ، کیوں کہ کوئی بیماری نہیں مگر اس کی دوا ہے"

نیز آپ نے فرمایا: "تم کوڑھ زدہ سے ویسے ہی بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صحت مند اونٹ بیمار اونٹ کے پاس نہ لایا جائے"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کسی جگہ میں طاعون کے بارے میں سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی جگہ طاعون واقع ہوجائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے نہ نکلو"

جلدی منتقل ہونے والی اور تیز متاثر کرنے والی وباؤں اور بیماریوں کے وقت آمد ورفت سے روکنے والی حدیث نبوی پر عمل کرتے ہوئے امسال مملکت سعودی عرب نے مملکت میں موجود مختلف ممالک کے افراد کی ایک محدود تعدادکے ساتھ شعیرہ حج قائم کرنے کا حکیمان فیصلہ کیا ہے، وہ شعیرہ حج اس صحت مند شکل میں قائم کرنے کی حریص ہے کہ بچاؤ واحتیاط اور سماجی دوری کے تقاضے پورے ہوں، تاکہ انسان کی سلامتی کو یقینی بنایا جاسکے ،

وبا کے خطرہ سے اسے بچایا جاسکے اور انسانی نفس کی حفاظت کے سلسلے میں اللہ کے حکم سے شریعت کے مقاصد پورے ہوسکیں۔

اسی طرح تمام مسلمانوں کا مثبت کردار قابل قدر ہے کہ انہوں نے حکومت کی ان کارروائیوں کو تسلیم کیا جو حکومت نے اس وبا کے پھیلاؤ سے ان کی حفاظت اور مکہ ومدینہ کی حفا ظت کے لیے اختیار کی ہیں۔

اللہ خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبد العزیز، ان کے ولی عہد امین محمد بن سلمان اور ارکان حکومت کو ان کوششوں پر بہترین بدلہ عطا فرمائے جو وہ حرمین شریفین کی خدمت اور حفاظت کے لیے صرف کر رہے ہیں۔

اے اللہ! تو ان کی کوششوں میں برکت دے، ان کے ثواب کو دوچند فرما اور ہر اس شخص کے شر سے انہیں محفوظ رکھ جو ان کا برا چاہے۔

اسی طرح مؤمن ان کے لیے دعا کرکے تقرب حاصل کرتا ہے۔ مؤمن اپنے نفس کے لیے، اپنے قرابت داروں کے لیے، اپنے ملک کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے دعا کرتا ہے۔ جو اپنے بھائی کے لیے غائبانہ دعا کرے، اللہ کے اس کے لیے ایک فرشتہ لگا دیتا ہے جو کہتا ہے: آمین، اس جیسی تمہارے لیے بھی ہو، خصوصاً ان شریف جگہوں میں ، میدان عرفہ پہ اس فضیلت والے زمانہ میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالی بندہ کو عرفہ کے دن سے زیادہ آزاد کرتا ہو، بیشک وہ قریب ہوتا ہے پھر انہیں لے کر فرشتوں پر فخر کرتا ہے"۔

اسی لیے حجاج کے لیے عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا مستحب ہے، تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ ذکر وعا کرسکیں، جیساکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کر دکھایا ہے، آپ نے عرفہ میں خطبہ دیا ، پھر بلال کو حکم دیا ، انہوں نے اذان دی، پھر اقامت کہی، آپ نے قصر کے ساتھ دو رکعت ظہر پڑھی، پھر اقامت کہی اور آپ نے قصر کے ساتھ دو رکعت عصر پڑھی، پھر آپ نے اللہ کا ذکر اور اس سے دعا کرتے ہوئے عرفہ میں وقو ف کیا یہاں تک کہ سورج کی ٹکیہ غائب ہوگئی، پھر مزدلفہ کی طرف روانہ ہوئے، وہاں مغرب کی نماز تین رکعت اور عشا کی دورکعت جمع وقصر کے ساتھ پڑھی، آپ نے مزدلفہ میں رات بتائی اور وہاں فجر کی نماز پڑھی، پھر آپ نے اللہ سے دعا کی یہاں تک کہ خوب

اجالا ہوگیا، پھر آپ منی کے لیے روانہ ہوئے، جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں ماری، آپ نے اپنی قربانی کے جانور ذبح کیے، سر منڈوایا، پھر کعبہ کا طواف افاضہ کیا، آپ منی میں ایام التشریق کو رکے رہے، آپ تین دن تک اللہ کا ذکر کرتے رہے اور کنکریاں مارتے رہے، جب آپ اپنے حج سے فارغ ہوگئے اور سفر کا ارادہ کیا، تو بیت اللہ کا طواف کیا۔

اس سال ہم حاجیوں اور ان کے معاونین کو تاکید کرتے ہیں کہ وہ ان کی حفاظت کے لیے اختیار کی گئی احتیاطی تدابیر کی پابندی کریں۔

مؤمنو! جن عظیم ترین چیزوں سے بھیلائیاں اور نعمتیں حاصل کی جاتی ہیں اور جن سے مصائب اور مشکلات دور کی جاتی ہیں ان میں سے اللہ تعالی سے دعا ہے، اللہ تعالی نے دعا کرنے والوں سے قبولیت دعا کا وعدہ کیا ہے، اللہ تعالی نے فرمایا: "اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا"۔

اللہ تعالی نے اور فرمایا: "جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت قریب ہوں ، ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں"۔

مسلمانو! آپ اللہ سے عاجزی وانکساری اور اخلاص کے ساتھ دعا کریں، جبکہ آپ کو قبولیت کا یقین ہے اور دوسروں کی دعا ؤں پر آمین کہیں۔

اے اللہ! تو وبا کو اٹھالے، بیماروں کو شفا دے، بیماریوں اور طب کے میدان میں تحقیق اور کام کرنے والوں کو بیماریوں کی دوا اور وباؤں کے علاج اور ویکسین کا سراغ لگانے پر قادر بنا۔

اے اللہ! تو اپنے بندوں کو بھر پور نعمتوں سے نواز اور اپنے فضل سے انہیں بے نیاز کر۔

اے اللہ! تو ان کے درمیان محبت والفت ڈال دے اور انہیں نیکی اور تقوی پر تعاون کرنے والا بنا، گناہ اور ظلم پر نہیں۔

اے اللہ ! تو اپنے فضل واحسان سے امن واستحکام کو پھیلا دے۔

سبحان ربک رب العزة عما يصفون، وسلام على المرسلين، والحمد لله رب العالمين، وصلى الله وسلم على رسوله الأمين۔